www.KitaboSunnat.com

ابو مسعود عبد الجبار سلفی

شیخ الحدیث حافظ عبد المنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ

عادات و شمائل

۲۶ فروری ۲۰۱۲ء کو محبانِ علم و فضل پر خصوصاً اور جماعت اہل حدیث پر عموماً یہ خبر بجلی کی طرح گری کہ اُستاذ العلماء حافظ عبد المنان محدث نور پوری عالم فانی سے رخصت ہو گئے ہیں۔ إنا لله وإنا إليه راجعون، إن لله ما أعطىٰ ولله ما أخذ ولكل عنده بأجل مسمى اللهم ارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين

راقم الحروف کو اپنے رُفقائے کرام: حافظ محمد شریف، حافظ عبد الغفار ریحان، حافظ عبد الجبار مدنی اور حافظ محمد امین کے ہمراہ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۹ء کے دوران ان کے ہاں زیرِ تعلیم رہنے کا موقع ملا اور ہم نے ان کو گوناگوں خوبیوں سے متصف پایا۔ والدین نے ان کا نام خوشی محمد رکھا تھا، جو بعد میں حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی کے نام عبد المنان میں تبدیل ہو گیا اور دونوں ناموں کی خوبیاں آپ کے اندر جمع ہو گئیں۔

چنانچہ آپ حد درجہ خوش اخلاق، خوش پوش، خوش اطوار اور خوش خصال ثابت ہوئے جب کسی سے حال احوال پوچھتے تو فرماتے: 'خوش ہو'.... اللہ نے آپ کو ہر کام خوش اُسلوبی سے سر انجام دینے کی خوبی عطا فرمائی تھی۔ لکھنے بیٹھتے تو خوش نویسی کی حدیں چھونے لگتے، پڑھانے بیٹھتے تو امام مالک کی مجلس کی جھلک دکھا دیتے، لباس سلائی کرنے بیٹھتے تو درزیوں کو حیران کر دیتے۔ درسِ حدیث دیتے تو ترمذی دوراں معلوم ہونے لگتے اور زہد و ورع اور علم و فضل اور استدلال میں امام ابو سلمان داؤد بن علی اصفہانی کا نقش ثانی معلوم ہوتے۔ دیانت داری اور ایفائے عہد میں تو کوئی آدمی آپ کا ثانی نہ تھا۔

جس دور میں راقم الحروف حافظ گوندلوی کے ہاں بخاری شریف پڑھتا تھا، اس دور میں حضرت محدث نور پوری کے گھر سے فتح الباری کی پہلی تا آخری جلد لانے اور واپس دینے کی ذمہ داری راقم پر تھی۔ چنانچہ میں جب بھی آپ کے گھر جاتا، آپ کچھ کھلائے پلائے بغیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس نہ آنے دیتے۔ چنانچہ برادرِ عزیز عبد الرحمن ثانی بن حضرت محدث نور پوری کو سکھایا گیا تھا کہ جب بھی کوئی مہمان بیٹھک میں آئے تو بغیر پوچھے گھر میں جو پھل، مشروب یا کھانا موجود ہو حاضر کر دینا ہے۔ چنانچہ برادرِ عزیز فوراً گھر جاتے اور گھر میں موجود مشروب یا پھل لے آتے۔ جب کوئی مہمان آپ کو یہ کہتا کہ حضرت میں تو اِسی مدرسہ یا اسی کالونی سے ہر چوتھے یا آٹھویں دن آتا ہوں تو آپ یہ تکلف کیوں فرماتے ہیں، تو آپ فرماتے: دیکھو یہ ناسمجھ بچہ ہے، اب یہ لے ہی آیا ہے تو آپ تناول فرمالیں، آپ ایک دو گلاس پی لیں گے یا دو چار لقمے کھالیں گے تو اس بہانے ہمیں اللہ سے اَجر مل جائے گا۔ اکرام الضیوف کی ایسی مثال آپ کو معدودے چند علما کے، کہیں نہ ملے گی۔ ایسے علما میں سر فہرست میرے اُستاذ مولانا محمد یوسف آف راجووال حفظہ اللہ بھی ہیں، ان کو اللہ نے اس نیکی کا وافر حصہ عطا فرمایا ہوا ہے۔

لوگوں کی آپ کی ذات پر اعتماد کا یہ عالم تھا کہ اُس دور میں ایک دیوبندی گھرانے نے اپنے لیے شاندار کوٹھی بنوانی شروع کی۔ جونہی وہ کوٹھی مکمل ہوئی تو ان کا سعودی عرب سے دو سال کا ویزا آگیا اور اس گھرانے کو سعودی عرب جانا پڑ گیا۔ ادھر اس دور کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے حکم جاری کر دیا کہ جو شخص جس کسی مکان میں بھی بیٹھا ہے وہ اس کا مالک ہے۔ اب اس گھرانے نے اس خدشے کے پیش نظر کہ کوئی ہماری کوٹھی پر قبضہ نہ کر لے، حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ ہماری کوٹھی میں عارضی رہائش اختیار کر لیں اور ہمارے واپس آنے سے ایک دن قبل خالی کر دیں۔ آپ نے فرمایا: دیکھو بھائی! میرے پاس حافظ محمد شریف سیالکوٹی کے بیٹوں کا مکان ہے اور اُنہوں نے مجھے کہا ہے کہ حافظ صاحب آپ ہمارا مکان کرایہ پر لے لیں اور تیس روپے کرایہ دیتے رہیں۔ آپ ساری عمر اس میں رہائش رکھیں تو ہم تیس روپے سے اکتیس روپے تک بھی کرایہ نہ بڑھائیں گے اور جس دن آپ نے ہمارا مکان خالی کر دیا، ہم اسے ایک دن بھی اپنے پاس نہ رکھیں گے اور اسے فروخت کر دیں گے۔ کرایہ معمولی ہے اور میں آرام سے رہ رہا ہوں اور کرایہ بھی ادا کر رہا ہوں۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر کوٹھی کسی اور شخص کو دے دیں اور مجھے یہیں گزارا کرنے دیں۔ اس کنبے کے سربراہ نے کہا: نہیں حافظ صاحب ہم آپ کے علاوہ کسی کو نہیں دیں گے اور آپ سے کرایہ بھی نہیں لیں گے۔ آپ نے فرمایا: برادرِ من اگر خدانخواستہ آپ کا وہاں دل نہ لگا اور آپ دو ماہ بعد واپس آجائیں تو پہلا مکان بھی ہاتھ سے نکل جائے گا اور مجھے آپ کی کوٹھی سے نکل کر کوئی اور مکان تلاش کرنا پڑے گا۔ اس نے عرض کیا کہ حافظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کم از کم دو سال تک تو ہم وہاں رہیں گے، خواہ دل لگے یا نہ لگے۔ لہٰذا آپ مہربانی فرمائیں اور بغیر کرایہ کے ہی ہماری کوٹھی میں تشریف لے آئیں۔ چنانچہ میں اس دور میں دو سال تک اسی کوٹھی میں حاضری دیتا رہا۔ آپ نے اس کوٹھی سے متصل ان کے پلاٹ میں باغیچہ بنا دیا اور صبح و شام اسے پانی دیتے اور وہیں مہمانوں کو وقت دیتے تھے۔ چنانچہ دو سال بعد اُنہوں نے آپ کو کوٹھی خالی کرنے کی اطلاع دی تو آپ نے اس کوٹھی کو رنگ و روغن کروایا اور خود حافظ عبد السلام بھٹوی ﷾ کے مکان پر رہائش لے گئے۔ چنانچہ کوٹھی کا مالک اپنے کنبے سمیت رات بارہ ایک بجے کوٹھی پر آیا تو آپ نے چابی اُن کے حوالے کی اور اپنے نئے کرائے کے مکان پر چلے گئے۔ صبح ہوئی تو کوٹھی کا مالک اور اس کا کنبہ کوٹھی کی آرائش اور ساتھ والے پلاٹ میں پھولوں بھرا باغیچہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ چنانچہ کوٹھی کا مالک دو ماہ ٹھہر کر پھر واپس سعودی عرب جانے لگا تو چابیاں لے کر پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور اپنی کوٹھی میں رہائش رکھنے کی پیشکش کر دی۔ آپ نے فرمایا: کہ اب میرا اپنا مکان بن گیا ہے لہٰذا اب میں وہاں رہائش کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ آپ کسی اور مسلمان پر احسان کر دیں، وہ کہنے لگے کہ ہمیں آپ کے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں ہے اور پھر آپ نے اپنا مکان بھی تو کسی سے قرض لے کر بنایا ہے لہٰذا آپ اپنا مکان کرایہ پر دے کر اپنا قرض اُتار لیں اور ہماری کوٹھی بغیر کرائے کے لے لیں۔ چنانچہ آپ دوبارہ اس کوٹھی میں رہائش لے آئے اور چھ سال تک اس میں رہائش رکھی۔ چھٹے سال بعد مالکان واپس آئے تو آپ اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور اُن کی کوٹھی ان کے حوالے کر دی۔ آپ کے حسن اخلاق، ایفائے عہد اور عمدہ برتاؤ سے متاثر ہو کر وہ گھرانہ اہلحدیث ہو گیا اور اُنہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ آپ کے برادرِ نسبتی حافظ عبد الوحید کو دے دیا۔ میں نے یہ قصہ اس لیے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ دیگر علماء کو بھی اسی طرح کا اخلاق اور کردار اپنانا چاہیے تاکہ لوگ ان کے حسن کردار سے متاثر ہو کر خالص اور باعمل مسلمان بن جائیں۔

آپ کی زندگی اس طرح کے اوصاف سے بھری پڑی ہے۔ آپ کے دل میں حج بیت اللہ کی شدید اُمنگ تھی۔ اللہ نے اس کا سبب یہ بنایا کہ ایک صاحبِ خیر نے حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ میں کسی عالم دین کے ہمراہ حج کروں جو ہمیں صحیح معنوں میں مناسکِ حج ادا کرائے۔ چنانچہ اللہ نے ان کی نظر انتخاب حضرت محدث نور پوری پر ڈال دی اور اُس نے آپ کو اپنے ساتھ حج کرنے اور اس کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کرنے کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشکش کر دی لیکن جب رقم کا حساب کیا تو اُن دونوں میاں بیوی کے علاوہ تیسرے ساتھی حافظ صاحب کے حصے کی رقم حج سے کم اور عمرے کے اخراجات کے برابر تھی۔ حافظ صاحب نے اس کا حل یہ پیش کیا کہ میں عمرے پر چلا جاتا ہوں اور عمرے کے بعد وہیں بیت اللہ میں ہی موسم حج تک رہوں گا اور جب حج پروازیں شروع ہوں گی تو میں آپ کو جدہ ایئر پورٹ سے لینے آجاؤں گا اور ہم سب مل کر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر لیں گے، چنانچہ اُنھیں یہ تجویز پسند آئی اور اس طرح فریضہ حج بیت اللہ بھی ادا ہو گیا۔ سچ ہے کہ من کان للہ کان اللہ له جو اللہ کا ہو گیا، تو وہ اسے خوب کافی ہے!

اس طرح سرگودھا کے کسی صاحب نے جو پہلے حج کر چکا تھا اور اسے اپنے مناسکِ حج کی صحیح معنوں میں ادائیگی کا یقین نہ تھا، دوبارہ حج کی نیت کی اور چاہا کہ میں حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ کی معیت میں حج کروں تاکہ میرا حج صحیح معنوں میں مبرور ہو جائے۔ چنانچہ اس نے حضرت حافظ صاحب کو اپنے عزم کی اطلاع دی اور حافظ صاحب کے حج کے اخراجات اٹھانے کی حامی بھر لی اور اُس نے خود ہی ویزہ وغیرہ لگوا کر آپ کو مطلع کر دیا۔ آپ نے جامعہ محمدیہ کی انتظامیہ سے چھٹی کی درخواست کی تو اُنھوں نے معذوری ظاہر کی کہ آپ نے حج اسلام تو کر لیا ہے اور اس دفعہ پھر حج پر جانے سے طلبائے حدیث کی پڑھائی کا حرج ہو گا۔ آپ نے فرمایا: اب وہ صاحب ویزہ لگوا چکے ہیں اور اخراجاتِ حج بھی جمع کروا چکے ہیں، اگر آپ مجھے اِجازت دینے سے قاصر ہیں تو میری جگہ کوئی اُستاذِ حدیث رکھ لیں اور مجھے میرے عہدے سے سبکدوش کر دیں اور اس غریب کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں اور مجھے اس کے ساتھ حج کرنے دیں۔ چنانچہ انتظامیہ نے یہ تجویز قبول کر لی اور آپ کو شیخ الحدیث کے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔

جب آپ حج کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبد الرحمٰن ثانی نے آپ کو اِطلاع دی کہ مدرسے کے خزانچی نے باقی مدرّسین کو پچھلے ماہ کی تنخواہ دے دی ہے اور آپ کے تدریسی ماہ کی تنخواہ بھی نہیں دی، آپ نے جوابی خط لکھا کہ آپ خزانچی کے پاس تنخواہ لینے بھی نہ جائیں، میں آپ کی والدہ کے پاس اتنی رقم چھوڑ آیا ہوں جو اڑھائی تین ماہ کے اخراجات کے لیے کافی ہے اور میں نے اس جامعہ میں آٹھ دس سال تک مفت کھا کر پڑھا ہے اور پھر وہیں پڑھایا بھی جس کی وہ تنخواہ دیتے رہے ہیں، لہٰذا میں حج کے بعد وہاں پہنچ کر اتنے سال مفت پڑھاؤں گا۔ بیٹا! اس جامعہ محمدیہ کے ہم پر بہت حقوق اور احسانات ہیں، میں اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا یہیں بغیر تنخواہ کے پڑھاؤں گا، الآیہ کہ منتظمین جامعہ محمدیہ مجھے خود ہی روک دیں تو پھر کسی اور جگہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچوں گا۔

اتفاق سے یہ خط صاحبزادے عبد الرحمٰن ثانی کے بجائے خزانچی جامعہ نور الدین کے ہاتھ آ گیا اور اس نے اس کی فوٹو کاپی کروا کر اصل خط صاحبزادے کو دیا اور فوٹو کاپی انتظامیہ کو دے دی۔ خط پڑھ کر منتظمین کا دل باغ باغ ہو گیا اور اُنہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم حضرت صاحب کو عہدے سے کبھی سبکدوش نہیں کریں گے اور اُن کی تنخواہ برابر جاری رکھی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر ابو سلمان داؤد بن علی اصفہانی کی طرح زہد و ورع اور حق گوئی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ میں دو خوبیاں تو ایسی تھیں جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں اور وہ تھیں: حلم اور وقار۔ آپ مخالف کی بات پر کبھی غصہ نہیں کرتے تھے۔ آپ اپنے والدِ گرامی قدر جناب عبد الحق کا بے حد احترام کرتے تھے اور اپنے ہر خط کے اختتام پر ابن عبد الحق بقلمہ رقم فرماتے اور اپنے اَساتذہ کا احترام تو اُن کے خمیر میں گندھا ہوا تھا۔

آپ کے وقار کا عالم ہزاروں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، آپ جب کبھی بازار سے گزر کر جامعہ اہل حدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ میں خطبہ دینے جاتے تو دوکاندار اور راہ گیر احترام سے کھڑے ہو کر مصافحہ کرتے اور آپ ہر واقف اور ناواقف سے اس طرح ملتے، گویا ان کے درمیان سالہا سال سے تعارف ہے۔ جہاں کہیں جانا ہوتا، اکیلے ہی چل پڑتے اور ہٹو بچو کہنے والوں کو کبھی ساتھ نہ لے جاتے۔ البتہ یہ الگ بات ہے کہ ان کے قدموں کی خاک کے پیچھے چلنے والوں کی کمی نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اپنے روحانی فرزندوں سے ملنے آئے تو طلبائے جامعہ سلفیہ کا جم غفیر آپ کے پیچھے پیچھے چل کر آپ کو الوداع کرنے جارہا تھا۔ یہ روح پرور، ایمان افروز اور علم کی قدر دانی کا منظر دیکھ رئیس التجار صوفی احمد دین صاحب (انصاف ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد) صدر جامعہ سلفیہ میاں فضل حق صاحب سے پوچھنے لگے کہ یہ کونسی شخصیت ہے جن کے قدموں کی دھول کے پیچھے اتنے سارے طلبہ چل رہے ہیں؟

تو میاں صاحب نے جواب دیا کہ آپ کو پتہ نہیں یہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے بڑے سینئر استاد ہیں۔ مجھے تو ان کا درسِ بخاری سن کر شیخ زملکانی کے اَشعار یاد آ جاتے ہیں جو اُنہوں نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی مداح میں کہے تھے:

ماذا يقول الواصفون له؟   وصفاته جلت عن الحصر
هو حجة الله قاهرة   هو بيننا أعجوبة الدهر
هو آية في خلق ظاهرة   أنواره أربت على الفجر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ طلبہ میں علمی رجحان کی بڑی حوصلہ افزائی کیا کرتے۔ راقم الحروف کو ہم نصابی کتب میں سے کتبِ تاریخ کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور میں جب البدایۃ والنہایۃ کا مطالعہ کیا کرتا تو آپ نے مجھے تطہیرِ تاریخ پر کام کرنے کی ترغیب دی جس کا میں نے خوب اثر لیا۔ میں نے مطالعہ تو خوب کیا لیکن اس پر بھرپور انداز میں کام نہیں کر سکا، البتہ ایک کتاب بنام 'صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین' (بعثتِ رسول ﷺ سے واقعہ کربلا تک) پر کام کر چکا ہوں جو ہندوستان میں چھپ چکی ہے اور پاکستان میں بھی مل سکتی ہے۔

آپ کے تلامذہ

حضرت حافظ صاحب جس طرح خود بہت سی خوبیوں سے مالامال تھے۔ اس طرح ان کے چند شاگرد بھی اپنی مثال آپ ہیں اور صحیح معنوں میں ان کا صدقہ جاریہ ہیں:

① حافظ محمد امین صاحب بن مولانا محمد یعقوب شیخ الحدیث دارالعلوم اوڈانوالہ، آپ بڑے ذہین اور فہیم عالم باعمل ہیں اور دار السلام کی بڑی وقیع کتابوں کے مترجم ہیں۔

② حافظ محمد شریف صاحب بن چوہدری فتح محمد حفظہ اللہ، مدیر مرکز التربیۃ الاسلامیۃ فیصل آباد، آپ اسلاف کا نمونہ ہیں، فہم قرآن وحدیث اور اُصول حدیث و تفسیر وفقہ وکلام میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، آپ جامعہ سلفیہ میں اوّل پوزیشن لے کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور وہاں یونیورسٹی بھر میں دوم پوزیشن لے کر، بغیر تقرری کی درخواست کیے ہی پاکستان آگئے۔ آپ کے یہاں پہنچنے کے بعد یونیورسٹی کی انتظامیہ کراچی میں آکر آپ کے کاغذات لے گئی اور آپ کو وزارتِ مذہبی اُمور ودعوت وارشاد، سعودی عرب کی طرف سے داعی مقرر کر دیا گیا۔

③ مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ، نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور اسلامیہ، گارڈن ٹاؤن لاہور، آپ بڑے وسیع المطالعہ اور کہنہ مشق استاذ ہیں۔ دورانِ تعلیم محنتی طالب علموں میں شمار ہوتے تھے۔ اب الحمد للہ بڑے مہمان نواز اور قابل استاذ ہیں اور طلبہ حدیث سے بڑی محبت رکھتے ہیں۔

④ حافظ عبد الغفار ریحان حفظہ اللہ، آپ کی دینی خدمات بھی قابل ستائش ہیں۔ اشاعتِ علم کے دل دادہ ہیں اور ایک بڑے مدرسے کے منتظم ہیں۔

⑤ مولانا عبد الرحمٰن یوسف حفظہ اللہ، آپ معروف عالم دین مولانا محمد یوسف آف راجووال کے بیٹے ہیں۔ بہت خوش نویس اور ماہر تعلیم ہیں اور کراچی میں استاد ہیں، متعدد کتابوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم بھی ہیں۔

⑥ مولانا عبد الجبار مدنی حفظہ اللہ، آپ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اور جامعہ قدس اہل حدیث چوک دالگراں میں مدرّس ہیں۔ بڑی مرنج مرنجان طبیعت کے مالک اور نہایت سادگی پسند ہیں۔

⑦ حضرت مولانا حافظ عبد الغفار روپڑی حفظہ اللہ، امیر جماعت اہل حدیث پاکستان: آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں بڑی دیر سے غصہ آتا اور بڑی جلدی کافور ہو جاتا ہے اور دونوں بھائیوں کی محنت سے جامعہ قدس چوک دالگراں دوبارہ جوان ہو گیا ہے۔

⑧ مولانا عنایت اللہ امین ڈاہروی حفظہ اللہ آپ دارالحدیث راجووال میں مدرّس ہیں اور 'رہر کھالی' میں خطیب ہیں۔

علاوہ ازیں ہزراوں طلبہ اور سینکڑوں علمائے دین جو پاکستان، افغانستان، بلتستان، عرب امارات، سعودی عرب، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں دعوتِ دین کے کام میں مصروف ہیں، آپ کے روحانی فرزند اور آپ کا صدقہ جاریہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کی تالیفات: 'چشمہ فیض'، 'احکام ومسائل' اور 'ارشاد القاری' وغیرہ کتب کو نافع خلائق بنائے۔

ہمارے ممدوح مولانا عبد المنان نورپوری کی زندگی کی طرف اُن کا آخرت کا سفر بھی عظیم الشان تھا۔ جناح پارک متصل جامعہ محمدیہ، گوجرانوالہ میں ہر سو متشرع اور باعمل مسلمان کا جم غفیر نظر آتا تھا۔ اطراف واکناف سے جمع ہونے والے توحید کے پروانوں کا بہت بڑا اجتماع تھا جو آپ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے موجود تھا۔ مولانا مرحوم کی عظیم الشان محنت کے اثرات اُن کے پیروکاروں کی اُن سے والہانہ محبت میں جلوہ افروز ہورہے تھے۔ جناح پارک کے جوانب میں موجود گھروں کی بالکونیاں اہل علاقہ اور خواتین سے بھری پڑی تھیں اور سب حیرانی سے دیکھ رہے تھے کہ کیسا عالم جلیل آج دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ان کا جنازہ دین کے لئے اپنی زندگی بِتانے والوں کے لئے سکون واطمینان کا باعث اور دنیا پرستوں کے لئے نقارہ خدا تھا کہ جو لوگ اللہ کے لئے اپنی ہر صلاحیت صرف کردیتے ہیں، دنیا کس طرح اُن سے بے لوث محبت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے، اُن کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور دین کے دیگر خدام کو بھی ان جیسا علم وعمل نصیب فرمائے۔ آمین یاربّ العٰلمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ